عابد خطابات 70

خطبۂ جمعۃ المبارک

عنوان:

قرآنی آیات میں کریم کی جھلکیاں



خطبہ رائٹر

ابوضیاء تنزیل عابد

مدرس: جامعہ اسلامیہ سلفیہ ڈلن بنگلہ بوریوالا

شعبہ تبلیغ

جامعہ اسلامیہ سلفیہ ڈلن بنگلہ بوریوالا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآنی آیات میں کریم کی جھلکیاں

اہم عناصر:

❁ کریم قول ❁ کریم رزق ❁ کریم ٹھکانہ ❁ کریم اجر

إن الحمد لله، نحمده ونستعينه، من يهده الله فلا مضل له، ومن يضلل فلا هادي له، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأن محمدا عبده ورسوله أما بعد

فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآىِٕرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ نُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ۝۳۱ [النساء: 31]

ذی وقار سامعین!

یہ دنیا الفاظ کی جادوگری سے بھری ہوئی ہے۔ انسان اپنی فکر کے خزانے سے الفاظ چن کر بولتا ہے، اور یہی الفاظ اس کی شخصیت کا آئینہ بن جاتے ہیں۔ بعض الفاظ میں سختی اور درشتی ہوتی ہے، جو دلوں کو زخمی کر دیتی ہے اور بعض میں نرمی اور مٹھاس ہوتی ہے، جو زخموں پر مرہم رکھ دیتی ہے۔ کچھ الفاظ وزن میں ہلکے مگر اثر میں گہرے ہوتے ہیں، جبکہ کچھ الفاظ اپنی تاثیر میں صدیوں تک زندہ رہتے ہیں۔ تاریخ شاہد ہے کہ حکمرانوں کی سلطنتیں ڈھ گئیں، مگر الفاظ کی بادشاہی باقی رہی۔ یہی الفاظ کبھی قوموں کو جِلا بخشتے ہیں اور کبھی زوال کی گہرائیوں میں دھکیل دیتے ہیں۔

جب خالقِ کائنات نے اس دنیا میں اپنی ہدایت بھیجی تو اسے بھی الفاظ کا جامہ پہنا کر بھیجا۔ مگر یہ عام الفاظ نہیں تھے، بلکہ حکمتِ الٰہی سے بھرپور، نورانی تاثیر سے مزین اور دلوں کو مسخر

کر لینے والے الفاظ تھے۔ ان میں نرمی بھی تھی، بلاغت بھی، گہرائی بھی، اور وہ معانی بھی جن تک عقلِ انسانی صدیوں کی جستجو کے باوجود مکمل رسائی حاصل نہیں کر سکتی۔ یہی الفاظ جب کسی کان میں پڑتے ہیں، تو کبھی کسی بے چین روح کو سکون مل جاتا ہے، کبھی کوئی کھویا ہوا راہ پاتا ہے، اور کبھی کوئی اندھیرے سے روشنی میں آجاتا ہے۔

یہی وہ الفاظ ہیں جنہیں "کریم" کہا گیا۔ وہ کلام جو عزت و شرف میں بے مثال ہو، جو خیر و برکت سے بھرپور ہو، جو رہنمائی میں بے مثل ہو اور جو اپنے اندر ہر پہلو سے عظمت سموئے ہوئے ہو، اسے ہی "کریم" کہا جاتا ہے۔ یہ لفظ کسی معمولی شے کے لیے نہیں بولا جاتا، بلکہ ایسی چیز کے لیے استعمال ہوتا ہے جس کی شان بلند ہو، جس کی عطا وسیع ہو، جس میں سخاوت اور بخشش ہو اور جو اپنی حقیقت میں ہر اعتبار سے قابلِ تعریف ہو۔ یہی وجہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنی بعض نعمتوں، اپنی بعض صفات اور اپنی بعض کتابوں کا ذکر فرمایا، تو ان کے لیے "کریم" کا لفظ منتخب کیا۔

یہ لفظ جہاں کہیں بھی بولا گیا، وہاں ایک خاص عظمت، ایک منفرد مقام اور ایک نمایاں برتری کا پہلو موجود ہے۔ کہیں یہ انعامات کے ساتھ آیا، کہیں کلام کے ساتھ، کہیں مقام کے ساتھ، کہیں اخلاق کے ساتھ، اور کہیں وعدوں اور خوشخبریوں کے ساتھ۔ یہ محض ایک صفت نہیں بلکہ ایک اعلان ہے، ایک حقیقت ہے، ایک پیغام ہے کہ جو کچھ کریم ہے، وہ عام نہیں، وہ بے مثل ہے، وہ اپنی ذات میں اعلیٰ ہے۔ اور یہی وہ نکتہ ہے جو ہمیں سمجھنا ہے کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے جہاں جہاں "کریم" کا لفظ استعمال کیا ہے، وہ محض ایک لفظ نہیں بلکہ ایک نشانِ عظمت ہے، ایک دلیلِ فضیلت ہے اور ایک اشارہ ہے کہ ان امور کی قدر کی جائے، انہیں سمجھا جائے اور ان پر غور کیا جائے۔

اس لئے آج کے خطبہ جمعہ میں ہم قرآنِ مجید میں مذکور لفظِ کریم کو سمجھیں گے اور یہ سمجھیں گے کہ یہ لفظ جن چیزوں کے لئے بولا گیا ہے ان کا مقام و مرتبہ کیا ہے۔

کریم قول:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۭ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۝۲۳

”اور تیرے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اگر کبھی تیرے پاس دونوں میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ ہی جائیں تو ان دونوں کو ”اف“ مت کہہ اور نہ انھیں جھڑک اور ان سے بہت کرم والی بات کہہ۔“[بنی اسرائیل:23]

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرنا ہے، ان کو کریم بات کہنی ہے، کریم قول کہنا ہے، اب سوال یہ ہے کہ کریم قول کسے کہتے ہیں؟ فضیلۃ الشیخ عبد السلام بھٹوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

”بعض اہلِ علم نے اس کی تفسیر میں قول کریم کی نقشہ کشی یوں فرمائی کہ ان سے ایسے بات کر جیسے ایک خطاکار غلام اپنے سخت مزاج آقا سے بات کرتا ہے اور بعض نے فرمایا کہ بچپن میں جس طرح تمھارے پیشاب پاخانہ کو صاف کرتے وقت وہ کوئی کراہت محسوس نہ کرتے تھے، بلکہ محبت ہی سے پیش آتے تھے، اب تم بھی ان سے وہی سلوک کرو۔“

والدین کا مقام و مرتبہ بہت زیادہ ہے، قرآن کے دیگر مقامات پر بھی اللہ تعالیٰ نے والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کی ترغیب دی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـــًٔـا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى

”اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور قرابت والے کے ساتھ۔“

دوسرے مقام پر فرمایا:

قُلۡ تَعَالَوۡا اَتۡلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمۡ عَلَيۡكُمۡ اَلَّا تُشۡرِكُوۡا بِهٖ شَيۡـــًٔا وَّبِالۡوَالِدَيۡنِ اِحۡسَانًا ۚ

”کہہ دے آؤ میں پڑھوں جو تمھارے رب نے تم پر حرام کیا ہے، (اس نے تاکیدی حکم دیا ہے) کہ اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ کے ساتھ خوب احسان کرو۔“[الانعام:151]

تیسری جگہ ارشاد ہوا:

وَ وَصَّيۡنَا الۡاِنۡسَانَ بِوَالِدَيۡهِ حُسۡنًا ؕ وَ اِنۡ جَاهَدٰكَ لِتُشۡرِكَ بِىۡ مَا لَـيۡسَ لَكَ بِهٖ عِلۡمٌ فَلَا تُطِعۡهُمَا ؕ اِلَىَّ مَرۡجِعُكُمۡ فَاُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ۝٨

”اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرنے کی تاکید کی ہے اور اگر وہ تجھ پر زور دیں کہ تو میرے ساتھ اس چیز کو شریک ٹھہرائے جس کے بارے میں تجھے کوئی علم نہیں تو ان کا کہنا مت مان، تمھیں میری طرف ہی لوٹ کر آنا ہے، پھر میں تمھیں بتاؤں گا جو تم کیا کرتے تھے۔“[الانعام:151]

چوتھی جگہ مالکِ کائنات فرماتے ہیں:

وَوَصَّيۡنَا الۡاِنۡسَانَ بِوَالِدَيۡهِ‌ ۚ حَمَلَتۡهُ اُمُّهٗ وَهۡنًا عَلٰى وَهۡنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِىۡ عَامَيۡنِ اَنِ اشۡكُرۡ لِىۡ وَلِـوَالِدَيۡكَ ؕ اِلَىَّ الۡمَصِيۡرُ‏ ۝١٤

”اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید کی ہے، اس کی ماں نے کمزوری پر کمزوری کی حالت میں اسے اٹھائے رکھا اور اس کا دودھ چھڑانا دو سال میں ہے کہ میرا شکر کر اور اپنے ماں باپ کا۔ میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔“[لقمان:14]

سیدنا أبو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِي؟ قَالَ: أُمُّكَ قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ أُمُّكَ قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ أُمُّكَ قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ أَبُوكَ

ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اللہ کے رسول! میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "تیری ماں" اس نے پوچھا اس کے بعد کون ہے؟ فرمایا کہ تمہاری ماں ہے۔ اس نے تیسری بار عرض کی: پھر کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "تیری ماں" اس نے کہا: پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "پھر تمہارا باپ ہے۔" [صحیح بخاری: 5971]

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا:

أَيُّ العَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ؟

اللہ عزوجل کے ہاں کون سا عمل زیادہ محبوب ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: الصَّلاَةُ عَلَى وَقْتِهَا "بروقت نماز ادا کرنا"

پھر پوچھا: اس کے بعد کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بِرُّ الوَالِدَيْنِ

"والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔"

پھر پوچھا: اس کے بعد کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

الجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ "اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔" [صحیح بخاری: 5970]

ابو بردہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

"میں سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھا، وہاں دیکھا کہ ایک یمنی شخص کعبۃ اللہ کا طواف کر رہا ہے، اس نے اپنی ماں کو اپنی پیٹھ پر اٹھا رکھا ہے اور شعر پڑھتا جاتا ہے:

إِنِّي لَهَا بَعِيرُهَا الْمُذَلَّلُ ... إِنْ أُذْعِرَتْ رِكَابُهَا لَمْ أُذْعَرِ.

"میں ہوں اس کا فرماں بردار اونٹ، اگر اس کی سواری کو کوئی خوف لاحق ہوا تو میں ثابت قدم رہوں گا۔"

پھر اس نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: يَا ابْنَ عُمَرَ أَتُرَانِي جَزَيْتُهَا؟

آپ کیا سمجھتے ہیں کہ میں نے اپنی ماں کا حق ادا کر دیا ہے؟

تو سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

لَا، وَلَا بِزَفْرَةٍ وَاحِدَةٍ "نہیں، زچگی کے ایک سانس کا بھی نہیں۔" [الادب المفرد: 11]

سیدنا معاویہ بن جاہمہ سلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ أَرَدْتُ الْجِهَادَ مَعَكَ أَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ قَالَ وَيْحَكَ أَحَيَّةٌ أُمُّكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ارْجِعْ فَبَرَّهَا ثُمَّ أَتَيْتُهُ مِنَ الْجَانِبِ الْآخَرِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ أَرَدْتُ الْجِهَادَ مَعَكَ أَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ قَالَ وَيْحَكَ أَحَيَّةٌ أُمُّكَ قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَارْجِعْ إِلَيْهَا فَبَرَّهَا ثُمَّ أَتَيْتُهُ مِنْ أَمَامِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ أَرَدْتُ الْجِهَادَ مَعَكَ أَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ قَالَ وَيْحَكَ أَحَيَّةٌ أُمُّكَ قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَيْحَكَ الْزَمْ رِجْلَهَا فَثَمَّ الْجَنَّةُ

میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں آپ کے ساتھ مل کر جہاد کرنا چاہتا ہوں، اس سے میرا مقصد اللہ کی رضا اور آخرت کے گھر (جنت) کا حصول ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیرا بھلا ہو کیا تیری ماں زندہ ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ فرمایا: واپس جا کر اس کی خدمت کر۔ پھر میں نے دوسری طرف سے آ کر عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! میں آپ کے ساتھ مل کر جہاد کرنا چاہتا ہوں اس سے میرا مقصد اللہ کی رضا اور آخرت کا گھر (جنت) کا حصول ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیرا بھلا ہو کیا تیری ماں زندہ ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے فرمایا: واپس جا کر اس کی خدمت کر۔ پھر میں اللہ کے رسول کے سامنے سے آیا اور عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! میں آپ کے ساتھ مل کر جہاد کرنا چاہتا ہوں اس سے میرا مقصد اللہ کی رضا اور آخرت کے گھر (جنت) کا حصول ہے۔ آپ نے فرمایا: تیرا بھلا ہو، کیا تیری ماں زندہ

ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں، اے اللہ کے رسول ﷺ! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیرا بھلا ہو، اس کے قدموں میں پڑا رہ جنت وہیں ہے۔ [ابن ماجہ: 2781 صحۃ الالبانی]

سیدنا أبو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

رَغِمَ أَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُ قِيلَ مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ أَحَدَهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا فَلَمْ يَدْخُلْ الْجَنَّةَ

"(اس شخص کی) ناک خاک آلود ہو گئی، پھر (اس کی) ناک خاک آلود ہو گئی۔" پوچھا گیا: اللہ کے رسول! وہ کون شخص ہے؟ فرمایا: "جس نے اپنے ماں باپ یا ان میں سے کسی ایک کو یا دونوں کو بڑھاپے میں پایا تو (ان کی خدمت کر کے) جنت میں داخل نہ ہوا۔" [صحیح مسلم:6510]

سیدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ، وَمَنْعًا وَهَاتِ، وَوَأْدَ الْبَنَاتِ، وَكَرِهَ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةَ الْمَالِ."

"اللہ نے تم پر ماں کی نافرمانی حرام قرار دی ہے اور (والدین کے حقوق) نہ دینا اور ناحق ان سے مطالبات کرنا بھی حرام قرار دیا ہے، لڑکیوں کو زندہ دفن کرنا (بھی حرام قرار دیا ہے) اور قیل و قال (فضول باتیں) کثرت سوال اور مال کی بربادی کو بھی ناپسند کیا ہے۔" [صحیح بخاری:5975]

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ثلاثةٌ لا ينظرُ اللهُ إليهم يومَ القيامةِ: العاقُّ لوالدَيه، ومُدمنُ الخمرِ، والمنَّانُ عطاءَه

"تین آدمی ایسے ہیں جن کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن (رحمت کی نظر سے) نہیں دیکھے گا۔ اپنے والدین کی نافرمانی کرنے والا، مستقل شراب پینے والا اور اپنی دی ہوئی چیز پر احسان جتلانے والا۔" [سلسلہ صحیحہ:2456]

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے کبیرہ گناہوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَشَهَادَةُ الزُّورِ

”اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا، کسی کی جان لینا اور جھوٹی گواہی دینا۔“ [صحیح بخاری: 2653]

عوام بن حوشب (ایک راویٔ حدیث) کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ایک محلے میں گیا، وہاں ایک قبرستان بھی تھا اور جب عصر کے بعد کا وقت آیا تو اس میں ایک قبر پھٹی اور اس میں سے ایک آدمی رونما ہوا جس کا سر گدھے جیسا تھا اور باقی جسم انسانی جسم جیسا۔ پھر اس نے تین مرتبہ گدھے جیسی آواز نکالی اور اس کے بعد وہ قبر میں چلا گیا۔ پھر قبر اس پر بند ہو گئی۔ اچانک میں نے ایک بوڑھی عورت دیکھی جو اُونی دھاگہ کات رہی تھی۔ تو ایک عورت نے مجھے بتایا کہ یہ اُس آدمی کی ماں ہے۔ میں نے اس سے پوچھا کہ اصل ماجرا کیا ہے؟ تو اس نے بتایا کہ اس کا بیٹا دراصل شراب نوشی کرتا تھا اور اس کی ماں اسے کہتی تھی: میرے پیارے بیٹے! اللہ سے ڈر! تو کب تک شراب پیتا رہے گا؟ تو وہ کہتا: تُو تو بس گدھے جیسی آواز ہی نکالتی رہتی ہے! پھر وہ عصر کے بعد مر گیا اور تب سے اب تک یہ روزانہ اسی طرح قبر سے باہر آتا ہے اور تین مرتبہ گدھے کی آواز نکال کر قبر میں چلا جاتا ہے۔ [صحیح الترغیب والترھیب: 2517 حسنہ الالبانی]

سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

كُلُّ ذُنُوبٍ يُؤَخِّرُ اللَّهُ مِنْهَا مَا شَاءَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، إِلَّا الْبَغْيَ، وَعُقُوقَ الْوَالِدَيْنِ، أَوْ قَطِيعَةَ الرَّحِمِ، يُعَجِّلُ لِصَاحِبِهَا فِي الدُّنْيَا قَبْلَ الْمَوْتِ

”ہر گناہ کی سزا اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو قیامت تک مؤخر کر فرما دیتا ہے مگر سرکشی، والدین کی نافرمانی اور قطع رحمی کی سزا اللہ تعالیٰ موت سے پہلے دنیا ہی میں دے دیتا ہے۔“ [الادب المفرد: 591 صححہ الالبانی]

کریم رزق:

کریم رزق وہ رزق ہے جو پاکیزہ، عمدہ، اور بھلائی سے بھرپور ہو۔ یہ ایسا رزق ہوتا ہے جس میں کسی طرح کی کمی، ناپاکی یا ذلت نہیں ہوتی، بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ نعمتوں میں سے ہوتا ہے، جسے انسان شکر گزاری کے ساتھ استعمال کرے تو اس میں مزید برکت دی جاتی ہے۔ یہ کن لوگوں کو ملتا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝۲ۚۖ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝۳ؕ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝۴ۚ

"(اصل) مومن تو وہی ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان پر اس کی آیات پڑھی جائیں تو انھیں ایمان میں بڑھا دیتی ہیں اور وہ اپنے رب ہی پر بھروسا رکھتے ہیں۔ وہ لوگ جو نماز قائم کرتے ہیں اور اس میں سے جو ہم نے انھیں دیا، خرچ کرتے ہیں۔ یہی لوگ سچے مومن ہیں، انھی کے لیے ان کے رب کے پاس بہت سے درجے اور بڑی بخشش اور باعزت رزق ہے۔" [الانفال:4-2]

فضیلۃ الشیخ عبد السلام بھٹوی رحمۃ اللہ علیہ ان آیات کے تحت رقمطراز ہیں:

"ان آیات میں ایمان والوں کی چند صفات بیان فرمائیں۔ سرفہرست یہ ہے کہ جب ان کے تنازعات کے درمیان اللہ کا ذکر یا اس کا حکم آجائے تو ان کے دل دہل جاتے ہیں اور وہ اس کی نافرمانی سے کانپ اٹھتے ہیں۔ دوسری علامت یہ ہے کہ جب ان کے سامنے اللہ کے احکام بیان کیے جائیں تو وہ انھیں سچے دل سے مانتے ہوئے ان کی اطاعت کرتے ہیں، جس سے ان کے ایمان میں مزید اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ایمان ایک ہی حالت پر نہیں رہتا بلکہ اس میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ دلائل کو دیکھ کر یقین و تصدیق میں بھی اور اعمال کی کمی بیشی کے لحاظ سے بھی۔ تیسری علامت یہ ہے کہ جس کام کا انھیں حکم دیا جاتا ہے وہ اس کے

تمام ذرائع اور اسباب تو اختیار کرتے اور اپنی کوشش پوری کرتے ہیں، مگر ان کا بھروسا ہمیشہ اللہ تعالیٰ پر ہوتا ہے، اپنی تیاری یا اسباب پر نہیں۔ اپنی پوری کوششوں کے بعد وہ اس کے انجام کو اللہ کے سپرد کر دیتے ہیں۔ ان کی چوتھی علامت یہ ہے کہ وہ نماز کو اس کے پورے حقوق اور آداب کے ساتھ ہمیشہ ادا کرتے ہیں اور پانچویں علامت یہ ہے کہ اپنے اموال میں سے اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق بھی ادا کرتے ہیں، جن لوگوں میں یہ پانچ علامات پائی جائیں اللہ تعالیٰ نے صرف انھی کو "الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا" یعنی پکے سچے مومن قرار دیا ہے، ایسے ہی مومنوں کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں بلند درجات بھی ہوں گے، بڑی بخشش بھی اور باعزت روزی بھی۔"

دوسری جگہ فرمایا:

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝۷۴

"اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے جگہ دی اور مدد کی وہی سچے مومن ہیں، انھی کے لیے بڑی بخشش اور باعزت رزق ہے۔"[الانفال:74]

تیسری جگہ ارشاد ہوا:

فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝۵۰

"تو وہ لوگ جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے ان کے لیے سراسر بخشش اور باعزت رزق ہے۔"[الحج:50]

چوتھی جگہ ارشادِ ربانی ہے:

اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ ۚ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ ۚ اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝۲۶

"گندی عورتیں گندے مردوں کے لیے ہیں اور گندے مرد گندی عورتوں کے لیے ہیں اور پاک عورتیں پاک مردوں کے لیے ہیں اور پاک مرد پاک عورتوں کے لیے ہیں۔ یہ لوگ اس سے بری کیے ہوئے ہیں جو وہ کہتے ہیں، ان کے لیے بڑی بخشش اور باعزت روزی ہے۔"[النور:26]

پانچویں جگہ ارشاد ہوا:

وَ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَاْتِيْنَا السَّاعَةُ ؕ قُلْ بَلٰى وَ رَبِّيْ لَتَاْتِيَنَّكُمْ ۙ عٰلِمِ الْغَيْبِ ۚ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِي الْاَرْضِ وَ لَاۤ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَ لَاۤ اَكْبَرُ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴿۳﴾ لِّيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۴﴾

"اور ان لوگوں نے کہا جنھوں نے کفر کیا ہم پر قیامت نہیں آئے گی۔ کہہ دے کیوں نہیں، قسم ہے میرے رب کی! وہ تم پر ضرور ہی آئے گی، (اس رب کی قسم ہے) جو سب چھپی چیزیں جاننے والا ہے! اس سے ذرہ برابر چیز نہ آسمانوں میں چھپی رہتی ہے اور نہ زمین میں اور نہ اس سے چھوٹی کوئی چیز ہے اور نہ بڑی مگر ایک واضح کتاب میں ہے۔ تاکہ وہ ان لوگوں کو بدلہ دے جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے۔ یہی لوگ ہیں جن کے لیے سراسر بخشش اور باعزت رزق ہے۔"[سبا:4-3]

کریم ٹھکانہ:

کریم ٹھکانے اور کریم مقام سے مراد وہ جگہ ہے جو عزت و شرف والی ہو، جہاں کسی قسم کی ذلت یا پستی نہ ہو، اور جہاں انسان کو قدر و منزلت حاصل ہو۔ جنت کو "مقام کریم" کہا گیا، کیونکہ وہ جگہ عزت و شرف کا مقام ہے، وہاں رہنے والوں کے لیے کوئی خوف، غم، یا محرومی نہیں ہوگی، بلکہ ہر طرح کی راحت، سکون اور عزت وہاں موجود ہوگی۔ یہ کریم ٹھکانہ کن کو ملے گا؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اِنۡ تَجۡتَنِبُوۡا كَبَآٮِٕرَ مَا تُنۡهَوۡنَ عَنۡهُ نُكَفِّرۡ عَنۡكُمۡ سَيِّاٰتِكُمۡ وَنُدۡخِلۡكُمۡ مُّدۡخَلًا كَرِيۡمًا ۝٣١

"اگر تم ان بڑے گناہوں سے بچو گے جن سے تمھیں منع کیا جاتا ہے تو ہم تم سے تمھاری چھوٹی برائیاں دور کر دیں گے اور تمھیں باعزت داخلے کی جگہ میں داخل کریں گے۔" [النساء:31]

کبیرہ گناہ وہ ہیں جن کے متعلق قرآن یا حدیث میں صاف طور پر دوزخ کی وعید آئی ہو، یا اللہ کے غصے کا اظہار ہوتا ہو، یا شریعت میں ان پر حد مقرر کی گئی ہو۔ احادیث میں بھی کبیرہ گناہوں کا ذکر موجود ہے، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ

"سات گناہوں سے جو تباہ کر دینے والے ہیں' بچتے رہو۔"

صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کون سے گناہ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الشِّرْكُ بِاللَّهِ، وَالسِّحْرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَأَكْلُ الرِّبَا، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ

"اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا' جادو کرنا' کسی کی ناحق جان لینا کہ جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے' سود کھانا' یتیم کا مال کھانا' لڑائی میں سے بھاگ جانا' پاک دامن بھولی بھالی ایمان والی عورتوں پر تہمت لگانا۔" [صحیح مسلم:2766]

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نے عرض کیا: یارسول اللہ! کون سا گناہ اللہ کے نزدیک سب سے بڑا ہے؟ فرمایا کہ تم اللہ کی عبادت میں کسی کو بھی شریک بناؤ حالانکہ تمھیں اللہ نے پیدا کیا ہے۔ پوچھا پھر کون سا؟ فرمایا یہ کہ تم اپنے بچے کو اس خوف سے مار ڈالو کہ وہ تمہارے ساتھ کھائے گا۔ پوچھا پھر کون سا؟ فرمایا یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے (سورۃ الفرقان میں) اس کی تصدیق میں قرآن نازل فرمایا:

وَالَّذِيۡنَ لَا يَدۡعُوۡنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقۡتُلُوۡنَ النَّفۡسَ الَّتِىۡ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالۡحَـقِّ وَلَا يَزۡنُوۡنَ‌ ۚ وَمَنۡ يَّفۡعَلۡ ذٰلِكَ يَلۡقَ اَثَامًا ۝٦٨

”اور وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود باطل کو نہیں پکارتے اور جو کسی ایسے کی جان نہیں لیتے جسے اللہ نے حرام کیا ہے سوا حق کے اور جو زنا نہیں کرتے اور جو کوئی ایسا کرے گا وہ سخت گناہ کو ملے گا۔“[صحیح بخاری:7532]

فضیلۃ الشیخ عبد الرحمٰن کیلانی رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں:

”کبائر کی فہرست بڑی طویل ہے۔ کبائر معلوم کرنے کے لیے درج ذیل باتوں کو ملحوظ رکھنا چاہیے:

۱۔ بعض گناہ ایسے ہوتے ہیں جو موقع و محل کے لحاظ سے مزید شدت اختیار کر جاتے ہیں۔ مثلاً لوگوں کا مال ناجائز طریقے سے کھانا کبیرہ گناہ ہے مگر یتیم کا مال کھانا اور بھی بڑا گناہ ہے یا داؤ فریب سے مال بیچنا گناہ ہے مگر جھوٹی قسم کھا کر مال بیچنا اور بڑا گناہ بن جاتا ہے۔ عام عورتوں پر تہمت لگانا بھی بڑا گناہ ہے مگر بھولی بھالی انجان عورتوں پر تہمت لگانا مزید شدت اختیار کر جاتا ہے، اولاد کا قتل بڑا گناہ ہے مگر مفلسی کے ڈر سے اولاد کا قتل اور بھی بڑا گناہ بن جاتا ہے۔ اسی طرح زنا ایک کبیرہ گناہ ہے مگر جب یہ زنا اپنی ماں، بیٹی، بہن یا دیگر محرمات سے کیا جائے تو گناہ مزید شدید ہو جائے گا۔ اسی طرح اگر شادی شدہ عورت یا مرد زنا کرے گا تو یہ گناہ کنوارے مرد یا عورت سے زیادہ شدید ہو جائے گا۔ ایسے ہی ہمسایہ کی بیوی سے زنا کرنا کسی دوسری عورت سے زنا کرنے کی بہ نسبت شدید ہو گا۔ یا بوڑھے آدمی کا زنا کرنا جوان آدمی کے زنا کرنے کی نسبت زیادہ شدید ہو گا اور اگر بوڑھا زانی اپنے ہمسایہ کی بیوی سے زنا کرے تو کسی دوسری عورت سے زنا کرنے کی بہ نسبت اس کا گناہ تین گنا بڑھ جائے گا۔ یہی صورت باقی گناہوں کی ہوتی ہے۔

۲۔ کسی چھوٹے گناہ کو حقیر سمجھتے ہوئے اسے مسلسل کرتے جانا بھی اسے کبیرہ گناہ بنا دیتا ہے۔

۳۔ جس گناہ کے کام کے بعد کرنے والے پر اللہ کی، فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت کا ذکر ہو۔ یا صرف اللہ کی یا صرف رسول کی لعنت کا ذکر ہو وہ بھی حسب مراتب کبیرہ گناہ ہوتا ہے۔

۴۔ جس گناہ کی بابت یہ ذکر ہو کہ قیامت کے دن اللہ اس کی طرف دیکھے گا بھی نہیں یا اس سے کلام نہ کرے گا یا اس پر غصے ہو گا۔ وہ بھی کبیرہ گناہ ہو گا۔"

سورہ نساء کی اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر تم کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرو گے تو میں تمہارے چھوٹے گناہ معاف کردوں گا اور تمہیں جنت میں داخل کروں گا، پتہ چلا کہ جنت میں جانے کے لئے کبیرہ گناہوں سے بچنا ضروری ہے۔

اس آیت سے پتہ چلا کہ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا سے مراد جنت ہے، جنت کو کریم ٹھکانہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہاں جا کر کوئی پشیمانی اور پریشانی نہیں ہو گی بلکہ وہ جنت ایسی ہو گی کہ اس میں جانے کے بعد وہاں سے نکلنے کو دل نہیں کرے گا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ۙ﴿۱۰۷﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ﴿۱۰۸﴾

"بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے ان کے لیے فردوس کے باغ مہمانی ہوں گے۔ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے، وہ اس سے جگہ بدلنا نہ چاہیں گے۔"[الكهف:108-107]

دوسری جگہ فرمایا:

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ مَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۷۲﴾

"اللہ نے مومن مردوں اور مومن عورتوں سے ایسے باغوں کا وعدہ کیا ہے جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں، ان میں ہمیشہ رہنے والے، اور پاکیزہ رہنے کی جگہوں کا جو ہمیشگی کے باغوں میں ہوں گی اور اللہ کی طرف سے تھوڑی سی خوشنودی سب سے بڑی ہے، یہی تو بہت بڑی کامیابی ہے۔"[التوبہ:72]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قَالَ اللَّهُ أَعْدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لاَ عَيْنٌ رَأَتْ، وَلاَ أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلاَ خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ، فَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ

"اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ چیزیں تیار کر رکھی ہیں، جنہیں نہ آنکھوں نے دیکھا، نہ کانوں نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا کبھی خیال گزرا ہے۔ اگر جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ

پس کوئی شخص نہیں جانتا کہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لیے کیا کیا چیزیں چھپا کر رکھی گئی ہیں۔"[صحیح بخاری:3244]

سیدنا انس بن، الک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَرَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَوْ غَدْوَةٌ، خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَلَقَابُ قَوْسِ أَحَدِكُمْ مِنَ الجَنَّةِ، أَوْ مَوْضِعُ قِيدٍ يَعْنِي سَوْطَهُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ اطَّلَعَتْ إِلَى أَهْلِ الأَرْضِ لَأَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا، وَلَمَلَأَتْهُ رِيحًا، وَلَنَصِيفُهَا عَلَى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

"اللہ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام بھی گزار دینا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے، سب سے بہتر ہے اور کسی کے لئے جنت میں ایک ہاتھ کے برابر جگہ بھی یا ایک قید جگہ، قید سے مراد کوڑا ہے، دنیا و مافیھا سے بہتر ہے اور اگر جنت کی کوئی عورت زمین کی طرف جھانک بھی لے تو

زمین و آسمان اپنی تمام وسعتوں کے ساتھ منور ہو جائیں اور خوشبو سے معطر ہو جائیں۔ اس کے سر کا دوپٹہ بھی دنیا اور اس کی ساری چیزوں سے بڑھ کر ہے۔" [صحیح بخاری: 2796]

کریم اجر:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَ مَلٰٓىِٕكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَ كَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ۝۴۳ تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۖۚ وَ اَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ۝۴۴

"وہی ہے جو تم پر صلوٰۃ بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے، تاکہ وہ تمھیں اندھیروں سے روشنی کی طرف نکال لائے اور وہ ایمان والوں پر ہمیشہ سے نہایت مہربان ہے۔ ان کی دعا، جس دن وہ اس سے ملیں گے، سلام ہوگی اور اس نے ان کے لیے باعزت اجر تیار کر رکھا ہے۔" [الاحزاب: 43-44]

اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اجرِ کریم مومنوں کے لئے ہے، اجرِ کریم مراد وہ بدلہ ہے جو سراسر بھلائی پر مشتمل ہو، جس میں کسی قسم کی کمی، نقص یا ناانصافی نہ ہو، بلکہ وہ مکمل، کامل، اور عزت و شرف والا ہو۔ جنت میں ملنے والے انعامات کو "اجر کریم" کہا گیا، کیونکہ وہ ایسا بدلہ ہوگا جو ہر طرح کی بھلائی پر مشتمل ہوگا، جس میں کسی کو محرومی یا ناقدری کا سامنا نہیں ہوگا، بلکہ اللہ کی طرف سے مکمل انعام ہوگا۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّ اَجْرٍ كَرِيْمٍ ۝۱۱

"تو تو صرف اسی کو ڈراتا ہے جو نصیحت کی پیروی کرے اور رحمان سے بن دیکھے ڈرے۔ سو اسے بڑی بخشش اور باعزت اجر کی خوش خبری دے۔" [یٰس: 11]

فضیلۃ الشیخ عبد الرحمٰن کیلانی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کے تحت رقمطراز ہیں:

”بن دیکھے رحمان سے صرف وہی لوگ ڈرتے ہیں جو آخرت کے دن پر اور اللہ کے حضور اپنے اعمال کی باز پرس پر ٹھیک طرح سے ایمان رکھتے ہیں اور اپنے اس ایمان بالآخرت کے عقیدے کو سستی نجات کے عقیدے سے خراب نہیں کرلیتے اور ایسے لوگ کم ہی ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ دنیا میں اللہ سے ڈر کر انتہائی محتاط زندگی گزارتے ہیں۔ اور ایسے ہی لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے گناہوں اور خطاؤں کی بخشش کے مستحق ہوتے ہیں۔ گناہ تو ان کے معاف کردیئے جاتے ہیں اور نیک اعمال کا اجر بہت بڑھ چڑھ کر ملتا ہے۔“

تیسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَ لَهٗۤ اَجْرٌ كَرِیْمٌ ﴿۱۱﴾

”کون ہے وہ جو اللہ کو قرض دے، اچھا قرض، تو وہ اسے اس کے لیے کئی گنا کر دے اور اس کے لیے باعزت اجر ہو۔“[الحدید:11]

اس آیت میں اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ جو لوگ اللہ کو قرضِ حسنہ دیتے ہیں، اللہ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں، ان کے لئے اس کے بدلے میں کئی گناہ زیادہ ہے اور اجرِ کریم ہے، پتہ چلا کہ صدقہ کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ بڑھا چڑھا کر واپس بھی کرتے ہیں اور ان کے لئے اجرِ کریم بھی ہوگا، جیسا کہ ایک اور مقام پر مالکِ کائنات اعلان فرماتے ہیں:

اِنَّ الْمُصَّدِّقِیْنَ وَ الْمُصَّدِّقٰتِ وَ اَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا یُّضٰعَفُ لَهُمْ وَ لَهُمْ اَجْرٌ كَرِیْمٌ ﴿۱۸﴾

”بلاشبہ صدقہ کرنے والے مرد اور صدقہ کرنے والی عورتیں اور جنھوں نے اللہ کو اچھا قرض دیا، انھیں کئی گنا دیا جائے گا اور ان کے لیے باعزت اجر ہے۔“[الحدید:18]

یہ اجر و ثواب ان لوگوں کے لئے ہے جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں، اس کی بہت زیادہ فضیلت ہے، ارشادِ ربانی ہے:

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۶۱﴾

"ان لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں، ایک دانے کی مثال کی طرح ہے جس نے سات خوشے اگائے، ہر خوشے میں سو دانے ہیں اور اللہ جس کے لیے چاہتا ہے بڑھا دیتا ہے اور اللہ وسعت والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔"[البقرہ: 261]

ایک اور مقام پر فرمایا:

مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ؕ وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ ۪ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۴۵﴾

"کون ہے وہ جو اللہ کو قرض دے، اچھا قرض، پس وہ اسے اس کے لیے بہت زیادہ گنا بڑھا دے اور اللہ بند کرتا اور کھولتا ہے اور تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔"[البقرہ: 245]

فضیلۃ الشیخ مولانا عبدالسلام بھٹوی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

"قرض حسن سے مراد یہ ہے کہ خالص اللہ تعالیٰ کی رضا اور ثواب حاصل کرنے کے لیے مال خرچ کرے اور اس میں ریاکاری یا کسی کو ستانے اور اس پر احسان رکھنے کی نیت نہ ہو۔ اللہ کا کرم دیکھیے کہ خود ہی سب کچھ عطا کر کے بندوں سے مانگ رہا ہے اور اسے اپنے ذمے قرض قرار دے رہا ہے۔"

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ إِلَّا الطَّيِّبَ وَإِنَّ اللّٰهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِينِهِ ثُمَّ يُرَبِّيهَا لِصَاحِبِهِ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ

"جو شخص حلال کمائی سے ایک کھجور کے برابر صدقہ کرے اور اللہ تعالیٰ صرف حلال کمائی کے صدقہ کو قبول کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے داہنے ہاتھ سے قبول کرتا ہے پھر صدقہ کرنے

والے کے فائدے کے لیے اس میں اضافہ کرتا ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے کوئی اپنے جانور کے بچے کو کھلا پلا کر بڑھاتا ہے یہاں تک کہ اس کا صدقہ پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔" [صحیح بخاری: 1410]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلّٰهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ

"صدقے نے مال میں کبھی کوئی کمی نہیں کی اور معاف کرنے سے اللہ تعالیٰ بندے کو عزت ہی میں بڑھاتا ہے اور کوئی شخص (صرف اور صرف) اللہ کی خاطر تواضع (انکسار) اختیار نہیں کرتا مگر اللہ تعالیٰ اس کا مقام بلند کر دیتا ہے۔" [صحیح مسلم: 6592]

ہمارے خطباتِ جمعہ اور دروس حاصِل کرنے لیے رابطہ کریں۔

کال / واٹس ایپ

0301-1263168

0306-9230439

0300-8282509